فتوی نمبر: 18

ذات وصفاتِ باری تعالیٰ کی تجسیم کا عقیدہ گمراہی ہے

سوال: 18 صفاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں فقہاء زیادہ گمراہ ہوئے ہیں یا محدثین؟

جواب: اس سوال کا تعلق فقہ سے زیادہ تاریخ سے ہے۔ فقہاء ہوں یا محدثین جو بھی گمراہ ہوئے وہ اپنے انجام تک پہنچ گئے۔ ہمیں اور آپ کو تو اپنی فکر کرنی چاہیے کہ ہمارا انجام کیا ہوگا؟ یہ بات سمجھ سے بالا ہے کہ آپ فقہاء اور محدثین کو ایک دوسرے کے مقابلے میں کیوں لا رہے ہیں؟ دونوں طرف کے حضرات اہل السنۃ والجماعۃ میں سے ہیں۔ لیکن دونوں کے ہاں کچھ ایسے افراد یقیناً تھے جنہوں نے صفات باری تعالیٰ کے معاملے میں افراط و تفریط سے کام لیا ان کی شہرت تو فقہ اور حدیث کے نام پر ہی ہوئی، درحقیقت یہ حضرات جادہ مستقیم سے ہٹ گئے تھے خاص طور پر حنبلی محدثین میں سے تو بعض حضرات تجسیم کے قائل ہوگئے تھے اور ان کی انہی گمراہ کن آراء (عقیدہ تجسیم) پر ان کے معاصر حنبلی محدثین اور بعد میں آنے والے علمائے اُمت نے ان پر شدید تنقید کی۔ یہاں مثال کے طور پر تین حنبلی محدثین کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

① ابو عبد اللہ حسن بن حامد بغدادی جو اپنے دور میں شیخ الحنابلۃ کہلاتے تھے اور کئی ایک کتابوں کے مصنف ہیں، ۴۰۳ھ میں انتقال ہوا۔

فتوی نمبر: 18

③ قاضی ابویعلیٰ محمد بن حسین الفراء حنبلی جو کہ اپنے دور میں حنابلہ کے مرجع تھے اور انہوں نے کتابوں میں احادیثِ صفات پر جابجا اپنی آراء کا اظہار کیا ہے، ۴۵۸ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ خیال رہے کہ یہ وہ ابویعلیٰ نہیں ہیں جنہوں نے "مسند ابی یعلیٰ" لکھی ہے وہ تو احمد بن علی موصلی ہیں اور انہوں نے حضرت امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کی روایت بھی کی ہے۔

③ ابوالحسن علی بن عبید اللہ زاغونی ان کی پہچان کے لیے ہی کافی ہے کہ امام عبدالرحمن علی بن جوزی المعروف ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ان کے شاگرد ہیں۔ یہ اپنے زمانے کے حنابلہ کے امام تھے اور ہر جمعہ کو بغداد کی جامع مسجد منصور میں نماز جمعہ سے پہلے اپنے مسلک کے دفاع میں مناظرہ اور نماز جمعہ کے بعد وعظ کہتے تھے۔ اپنے دور میں حسن وعظ ان پر گویا کہ ختم تھا کئی ایک کتابوں کے مصنف ہیں۔ بروز اتوار ۱۶ محرم ۵۲۷ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان تینوں محدثین کے تفصیلی حالات آپ کو "المنهج الأحمد في تراجم أصحاب الإمام أحمد" میں یا تمام وہ کتابیں جو طبقات الحنابلہ پر لکھی گئی ہیں، میں مل جائیں گے۔ یہ تمام حضرات اپنے اپنے دور میں ائمہ وقت کہلاتے تھے اور حنبلی مسلک کے عوام ان کے فتاویٰ پر عمل کرتے تھے لیکن صفاتِ الٰہیہ کے بیان میں یہ اتنے غیر محتاط اور راہِ راست سے منحرف ہوگئے کہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ خود حنبلی اور بہت بڑے محدث تھے انہیں ان تینوں کا نام لیکر لکھنا پڑا کہ:

فتوی نمبر: 18

"ورأيت من أصحابنا من تكلم في الأصول بما لايصلح، وانتدب للتصنيف ثلاثة: أبو عبد الله بن حامد، وصاحبه القاضي، وابن الزاغوني فصنفوا كتبا شانوا بها المذهب، ورأيتهم قد نزلوا إلى مرتبة العوام، فحملوا الصفات على مقتضى الحس. فسمعوا أن الله سبحانه وتعالى خلق آدم عَلَيۡهِ‌ٱلصَّلَاةُ‌وَٱلسَّلَامُ على صورته، فأثبتوا له صورةً ووجها زائدا على الذات، وعينين، وفما، ولهوات، وأضراسا، وأضواء لوجهه هي السُبُحات، ويدين، وأصابع، وكفا، وخنصرا، وإبهاما، وصدرا، وفخذا، وساقين، ورجلين. وقالوا: ما سمعنا بذكر الرأس. وقالوا يجوز أن يمس ويُمس ويدني العبد من ذاته. وقال بعضهم: ويتنفس. ثم يرضون العوام بقولهم: (لا كما يعقل). وقد أخذوا بالظاهر في الأسماء والصفات فسموها بالصفات تسمية مبتدعة لادليل لهم في ذلك من النقل ولا من العقل، ولم يلتفتوا إلى النصوص الصارفة عن الظاهر إلى المعاني الواجبة لله تعالى.[1]

اور میں نے اپنے (حنبلی) دوستوں کو دیکھا جنہوں نے دین کے اصولوں کے بارے میں وہ باتیں کہیں جو مناسب نہ تھیں اور ان (حنبلیوں) میں سے تین افراد ایسے تھے جنہوں نے باقاعدہ تصانیف مرتب کیں اور وہ تین ابو عبد اللہ

(1) دفع شبه التشبيه للإمام عبدالرحمن بن علي الجوزي رحمه الله، المقدمة، ص:97

www.seerat.net

فتوی نمبر: 18

بن حامد اور ان کے دوست قاضی ابویعلیٰ اور تیسرے ابن زاغونی تھے۔ انہوں نے ایسی کتابیں لکھیں جن سے حنبلی مسلک کا وقار گر گیا اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ وہ اپنے علمی مقام سے اتنا گرے کہ عوام (جہلاء) کے درجے میں پہنچ گئے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کو ایسے (مجسم) کیا کہ جسمانیت کا تقاضا پیدا ہونے لگا جب ان لوگوں نے یہ حدیث سنی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے بھی شکل ثابت کی اور باری تعالیٰ کے چہرے کو اس کی پاک ذات کے علاوہ قرار دیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے دو آنکھیں، مونہہ، تالو، داڑھیں اور اس کی ذات کی روشنی ثابت کی۔ بعض روایات میں جگمگاہٹ کا ذکر ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے چہرے کی روشنی قرار دیا پھر اس ذاتِ عالی کے لیے دو ہاتھ، انگلیاں، ہتھیلی، چھنگلی، انگوٹھا، سینہ، رانیں، دونوں پنڈلیاں اور دونوں پاؤں ثابت کرنے کے بعد کہنے لگے کہ البتہ اللہ تعالیٰ کے سر کا ذکر ہم نے نہیں سنا اور پھر یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کو چھونا یا وہ کسی کو چھوئے یہ جائز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات (جسمانی طور پر) اپنے بندے کے قریب ہو جاتی ہے اور ان میں سے بعض (حنبلیوں) نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ سانس بھی لیتا ہے۔ اس طرح کی باتیں کر کے وہ عوام کو خوش کرتے رہے اور لوگوں کو بیوقوف بناتے رہے اور تجسیم کی اس گمراہی کی

فتوی نمبر: 18

وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی صفات جیسے حدیث میں آئی تھیں اور ان احادیث کے ظاہری الفاظ کو لے لیا اور پھر ایسی بدعت اختیار کی جس کی کوئی عقلی یا نقلی دلیل ان کے پاس نہیں تھی اور ان تمام نصوص (کتاب وسنت) کو پس پشت ڈال دیا جن میں ثابت ہوتا تھا کہ قرآن اور احادیث کے ظاہری الفاظ کو ہی صرف نہ دیکھا جائے بلکہ ان کے وہ معانی مراد لیے جائیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے شایان شان ہیں۔

آپ ذرا غور فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جسم کو ثابت کرنے کی ٹھوکر بعض محدثین کو لگی اس کی وجہ کیا تھی؟ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحریر میں جس کا ذرا آزاد ترجمہ ہم نے کیا ہے، ان تینوں محدثین کی گمراہی کا اصل سبب کس بات کو قرار دیا ہے؟ یہی نا کہ یہ لوگ حدیث کے ظاہری الفاظ پر اَڑ گئے۔ احادیث میں جہاں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے دو ہاتھوں کا ذکر آیا ہے، جھٹ سے اللہ تعالیٰ کے لیے حقیقی ہاتھ ثابت کر دیئے۔ جہاں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے آنکھوں کا ذکر آیا ہے، فوراً اللہ تعالیٰ کے لیے دو آنکھیں ثابت کر دیں۔ جہاں کسی نے روایت بیان کی کہ اللہ تعالیٰ کی انگلیاں ہیں بس اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کے ایسے قائل ہوئے جیسے معاذ اللہ! مخلوق کی انگلیاں ہوتی ہیں۔ بجائے اس کہ کہ ان آیات واحادیث کے معانی پر غور کرتے، اسلاف کرام رحمۃ اللہ علیہ کی تشریحات اور اُمت کا اجماع دیکھتے، از خود احادیث کے سمجھنے کے دعوے، ظاہری الفاظ پر اصرار اور

فتوی نمبر: 18

اپنی من مانی آراء پر جمود، اس قدر بڑھا کہ ان جوزی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھنا پڑا:

ولقد كسيتم هذا المذهب شينا قبيحا حتى صار لا يقال عن حنبلي إلا مجسم، ثم زينتم مذهبكم أيضا بالعصبية ليزيد بن معاوية ولقد علمتم أن صاحب المذهب أجاز لعنته، وقد كان أبو محمد التميمي يقول في بعض أئمتكم: لقد شان المذهب شينا قبيحا لايغسل إلى يوم القيامة.[1]

اور تم لوگوں نے حنبلی مسلک کو (تجسیم صفات باری تعالیٰ کر کے) اتنا بدنام کیا ہے کہ لوگ جس شخص کے بارے میں کہتے ہیں وہ مسلکاً حنبلی ہے، تو وہ یہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ پھر تو یہ اللہ تعالیٰ کے لیے جسم کا بھی قائل ہو گا۔ پھر اس مسلک کی بدنامی میں جو کچھ کسر باقی رہ گئی تھی وہ تم نے یزید کو اچھا کہہ کر پوری کر دی حالانکہ یزید کے بارے میں تمہاری رائے محض تعصب پر مبنی ہے اور تم سب (حنبلی) جانتے ہو کہ ہمارے مسلک کے بانی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ تو یزید پر لعنت بھیجنے کے قائل تھے، تمہاری انہی حرکتوں کو دیکھ کر ابو محمد التمیمی رحمۃ اللہ علیہ تمہارے بعض (حنبلی) اماموں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے حنبلی مسلک کو اتنا داغدار کیا ہے کہ اب یہ داغ (کہ حنبلی اللہ تعالیٰ

(1) دفع شبه التشبيه، المقدمة، ص: 102

فتوی نمبر: 18

کے لیے جسم مانتے اور یہ یزید بن معاویہ کو اچھا کہتے ہیں) قیامت تک نہیں دھل سکتے۔

اُمید ہے آپ اپنے اس سوال کہ محدثین یا فقہاء میں سے کون سا گروہ راہِ راست سے ہٹا ہوا تھا کے اس جواب پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے کہ حنبلی مسلک کے علماء جنہیں پوری اُمت میں اب تک سب سے بڑھ کر یہ دعویٰ رہا ہے کہ وہ صرف اور صرف حدیث کو مانتے ہیں اور صرف اسی کو مدار عمل جانتے ہیں ان کی گمراہی کا سبب کیا بنا۔

مسئلہ فقہاء اور محدثین کے درمیان تقابل کا نہیں ہے مسئلہ یہ ہے کہ جس کسی شخص نے خواہ وہ کسی بھی مسلک کا فقیہہ ہو یا محدث ہو جب اکابرین اُمت کی تقلید اور اتباع کو چھوڑا، اجماعِ اُمت کو توڑنے کی دانستہ یا نادانستہ کوشش کی، قرآن اور احادیث کے صرف ظاہری الفاظ پر اَڑ گئے اور اسلافِ اُمت نے ان الفاظ سے کیا سمجھا تھا ان معانی پر غور نہ کیا بلکہ بزعم خود اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر عامل بالحدیث سمجھنے لگے تو پھر نہ صرف یہ کہ خود گمراہ ہوئے بلکہ لوگوں کی گمراہی کا باعث بھی بنے اور اپنے مسلک کو بھی داغدار کیا۔